© rasailojaraid.com

تبصرے

تذکرۂ بھرچونڈی شریف

تصنیف پیر سید مغفور قادری

بھرچونڈی نام کا قصبہ ضلع سکھر میں ہے۔ اس قصبے کو شہرت حضرت حافظ محمد صدیق رحمۃ اللہ علیہ کی ذات گرامی سے ملی۔ زیر نظر کتاب حضرت حافظ صاحب قبلہ اور آپ کے سلسلہ کے تین سجادہ نشینوں کے حالات پر مشتمل ہے۔ مولانا عبید اللہ سندھی حضرت حافظ صاحبؒ ہی کے دستِ مبارک پر اسلام لائے تھے اور آپ ہی نے مولانا مرحوم کو کلمۂ توحید پڑھایا تھا۔

حضرت حافظ محمد صدیق صاحب کے خانوادۂ تصوف سے دو سلسلے چلے۔ ایک تو بھرچونڈی شریف کی خاص گدی کا سلسلہ ہے جس کے بزرگوں کے حالات اس کتاب میں بیان ہوئے ہیں۔ حضرت حافظ صاحب کے ایک خلیفہ مولانا تاج محمود امروٹی صاحب تھے، جن سے حضرت مولانا احمد علی (لاہوری) مرحوم کو نسبت تھی۔ حضرت حافظ صاحب کے ایک اور خلیفہ دین پور شریف (ریاست بہاولپور) والے حضرت غلام محمد صاحبؒ تھے۔ مولانا عبید اللہ سندھی کو ان سے خصوصی تعلق تھا۔ ان آخر الذکر دو بزرگوں یعنی حضرت مولانا امروٹی اور حضرت مولانا دین پوری کا مسلک اور تھا، اور بھرچونڈی شریف کی گدی کے سجادہ نشینوں کا دوسرا مسلک تھا۔ اس کتاب میں تمام تر دوسرے مسلک کے بزرگوں اور ان کے متوسلین کا ذکر ہے۔ اور حضرت صاحبؒ کے پہلے دو خلفا کو نظر انداز کیا گیا ہے۔ اور اگر ان کا تھوڑا بہت ذکر ہوا ہے تو اس میں قدح کا پہلو زیادہ ہے۔

حضرت حافظ محمد صدیق صاحب، حضرت سید محمد راشد کے ایک خلیفہ کے جو مشہور راشدی طریقہ کے بانی اور پیر پگاڑو کے جد امجد ہیں، مرید تھے۔ اسی خانوادۂ راشدی کا ایک سلسلہ حضرت پیر جھنڈا کا ہے، جن کا مسلک حضرت مولانا امروٹی سے زیادہ ملتا ہے۔ عجیب بات یہ ہے کہ حضرت شاہ ولی اللہ سے انتساب رکھنے والوں میں بھی کم و بیش اسی طرح کا اختلاف مسلک موجود تھا۔ پھر حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کے مریدین و خلفا میں دو گروہ ہو گئے، اور ان میں اسی طرح کا اختلافِ مسلک پیدا ہوا۔ زیر نظر کتاب کے تعارف میں اس کی طرف اشارہ بھی کیا گیا ہے۔ ایسے ہی خانوادۂ راشدی کے بانی حضرت سید محمد راشدؒ کے بعد ان کی اولاد و امجاد کے دو مسلک ہو گئے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ایک حضرت پیر پگاڑو کا اور دوسرا حضرت پیر جھنڈا گا۔ اسی طرح جیسا کہ زیر نظر کتاب میں بیان ہوا ہے، حضرت حافظ محمد صدیق صاحب کے خلفا اور سجادہ نشین دو گروہوں میں بٹ گئے۔ ایک گروہ کا رجحان مشہور عام مکتب دیوبند سے قدرے ملتا تھا اور دوسرے کا مکتب بریلوی سے۔

اس میں شک نہیں کہ یہ کتاب اس طرح کی اور کتابوں سے جو ان موضوعات پر لکھی جاتی ہیں، ہر لحاظ سے بہتر ہے۔ اور مصنف نے بڑی محنت سے مواد جمع کیا اور اسے بڑی خوش سلیقگی سے پیش کیا ہے۔ اس کی زبان شستہ اور پیرایۂ بیان بڑا اچھا ہے۔ لیکن اگر وہ حضرت حافظ محمد صدیق صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے انتساب رکھنے والوں کے اختلاف مسلک کو اس تاریخی پس منظر میں دیکھتے، جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے تو غالباً اپنے ممدوحین کی مدح کے ساتھ ساتھ وہ دوسروں کے لیے قدح کا یہ لہجہ اختیار نہ کرتے، جس کا مظاہرہ کہیں کہیں اس کتاب میں ہوا ہے۔

بہر حال بحیثیتِ مجموعی کتاب بڑی اچھی ہے، امید ہے اشاعتِ ثانی کی ترتیب میں ہماری یہ گذارشات ملحوظ خاطر رکھی جائیں گی۔

کتاب غیر مجلد ہے۔ لکھائی چھپائی عمدہ ہے۔ صفحات ۱۲۲، قیمت چھ روپے۔ ملنے کا پتہ: نوری کتب خانہ، داتا دربار صاحب، لاہور۔

قصصِ انبیا کے رموز اور ان کی حکمتیں

ترجمہ "تاویل الاحادیث فی رموز قصص الانبیاء" تالیف حضرت شاہ ولی اللہ۔ مترجم مولانا غلام مصطفیٰ قاسمی۔ ناشر: شاہ ولی اللہ اکیڈمی حیدر آباد (سندھ) قیمت تین روپے۔

حضرت شاہ صاحب نے شروع میں اپنی اس کتاب کا تعارف یوں کرایا ہے۔ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ واضح ہدایات دے کر انبیا کو مبعوث کرتا ہے۔ اور انھیں اپنی ذات و اسما کے معارف اور اپنی قوت ایجاد و تخلیق کے خزانہ ہائے علم سے بہرہ ور کرتا ہے۔ انبیا کو رؤیا ہوتے ہیں، جن میں ان کے لیے برزخ اور حشر کے اسرار اور جو کچھ انسان پر معاد میں وارد ہوتا ہے، وہ سب متمثل ہوتے ہیں۔ انھیں ایسے واقعات پیش آتے ہیں جن میں ملکوت اور جبروت کے اسرار متشکل ہوتے ہیں اور وہ ان سے اللہ کی مراد سمجھ جاتے ہیں۔ اللہ نے ان واقعات میں سے ہر واقعہ میں سِر رکھا ہے، اور بندوں میں سے وہی جان سکتا ہے جو تاویل الاحادیث کے علم کا حامل ہوتا ہے۔ چنانچہ اس کتاب میں حضرت شاہ صاحب نے انبیاء گزرے ہوئے انہی واقعات کے

© rasailojaraid.com